جرمن قوم: ایک مٹتی ہوئی نسل کیوں؟

اٹلی، روس، جاپان کی کم ہوتی آبادی

اعلیٰ یافتہ جرمن بچے نہیں چاہتے

۱۹۷۲ء سے آبادی میں کمی کیوں؟

جرمنی میں ۱۹۷۲ء سے آبادی میں مسلسل کمی ہو رہی ہے۔ اور اگر آبادی میں کمی کی موجودہ رفتار برقرار رہی تو جرمنی ترک قوم کی آبادی کے رحم و کرم پر رہ جائے گا۔ جرمنی میں برلن کی آبادی میں گزشتہ تیس سالوں کے عرصے میں ۲.۳ ملین کی کمی ہوگئی ہے۔ سیاسی جماعتیں ایک دوسرے کو اپنے خاندان کے حق میں کئے جانے والے اقدامات کے ضمن میں نیچا دکھانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ Institute of Applied Demography کے شعبہ کے سربراہ ہیرالڈ شل کا کہنا ہے کہ ''اگر یہی رجحان جاری رہا تو جرمن قوم موت کے دہانے پر پہنچ جائے گی''۔ ان کا کہنا ہے کہ ۲۰۵۰ء تک جرمن قوم کی آبادی ۷۵ ملین سے کم ہو کر ۵۰ ملین تک رہ جائے گی۔ گذشتہ ۳۵ سالوں سے جرمنی میں شرح پیدائش، اموات کی شرح سے کم ہے۔ یہ رجحان ہلاکت آفرین ہے ماہرین کا کہنا ہے کہ جرمن نسل خطرے میں ہے۔

جرمنی میں پیدائش کی شرح:

پورے یورپی یونین میں جرمنی کی شرح پیدائش ۱.۳ بچے فی عورت کے لحاظ سے سب سے کم ہے۔ آبادی کی بڑھوتری کو برقرار رکھنے کے لیے یہ شرح ۲.۱ فی صد ہونی چاہیے جو کہ ۴۰ سال قبل کی شرح پیدائش کا نصف ہے۔ مشرقی اور مغربی جرمنی میں ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۷ء کے دوران پیدا ہونے والے جرمنوں کی نصف تعداد بے اولاد ہے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد میں یہ شرح سب سے زیادہ یعنی ۳۸ فیصد ہے۔

Deutche بنک کے چیف اکنامسٹ نوربرٹ والٹر کے مطابق جرمنی میں ہر آنے والی نسل کی تعداد گذشتہ نسل سے ایک تہائی کم ہو جاتی ہے۔ جدید نسل زیادہ روشن خیال اور ترقی و فلاح کی حریص ہے لہٰذا وہ

معیار زندگی کی خاطر بچوں کا بار نہیں اٹھا سکتی پھر معیار زندگی نے ذرائع آمدنی کو بہت محدود کر دیا ہے لہٰذا بچہ پالنا مسئلہ ہے ہر عورت نوکری کرتی ہے بچہ کون پالے گا؟ اگر معاشی حالات بہتر ہوں تب بھی بڑے خاندان کی عدم موجودگی میں بچے کی نشوونما مشکل کام ہے کیوں کہ ماں باپ دونوں مساوات کے فلسفے کے تحت نوکری پر جاتے ہیں۔ لہٰذا بچے کی دیکھ بھال کس کے سپرد کی جائے؟ پھر بچے کی پرورش بہت سے مطالبات رکھتی ہے جن کی تکمیل نوکری کے جھمیلوں کے ساتھ ممکن نہیں۔

اس کے نتائج سامنے ہیں کہ گھٹتی ہوئی آبادی کی وجہ سے مالیاتی مسائل منہ پھاڑے کھڑے ہیں۔ جائداد کی قیمتوں کا کم ہونا اور خریداروں کی تعداد میں کمی کے علاوہ بڑھتی ہوئی بوڑھی آبادی کو دی جانے والی پنشن کی رقم میں اضافہ جرمنی کی معیشت کے لیے تباہ کن ہے۔ یہ بوڑھے جوان آبادی پر خرچ ہونے والی رقم کا بڑا حصہ کشید کر لیتے ہیں جس کی وجہ حکومت کو اس مد میں ایک بڑی رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔

جرمنی میں ۸۰ ملین سے زیادہ آبادی پائی جاتی تھی کچھ عرصے بعد یہ صرف ۵۰ ملین رہ جائے گی وہ بھی مستقل ہوتی ہوئی کمی کے ساتھ، تو پھر وہ یقیناً ایک مکمل طور پر مختلف ملک ہوگا۔ اس خاموشی سے سکڑتی ہوئی آبادی پر تارکین وطن کی آمد نے نقاب ڈال رکھا ہے۔ جرمنی کی خراب معیشت کی وجہ سے جرمنی غیر ملکیوں کے لیے پر کشش ملک نہیں رہا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ موجودہ سالوں میں جرمنی میں غیر ملکیوں کی تعداد میں ۷ ملین کی کمی واقع ہوئی ہے۔ جو کہ ۲۰۰۲ء میں اپنے عروج پر ۸۲،۵۳۶،۶۸۰ تھی جو کہ ۲۰۰۴ء میں ۸۲،۵۰۰،۸۴۹ ہوگئی۔

شرح پیدائش میں کمی کی وبا اٹلی، روس اور جاپان تک جا پہنچی ہے جہاں ایک اخبار Yomurie کے مطابق ۲۰۰۵ء میں بچوں کی اوسط تعداد فی عورت کم ہوتے ہوئے ۲۰۰۵ء میں کم سے کم ریکارڈ تک پہنچ گئی ہے۔ مگر آبادی کے ماہرین کا کہنا ہے کہ اس ضمن میں جرمنی کی صورت حال سب سے خراب ہے جہاں آبادی میں کمی کے مسئلے کو طویل عرصے تک نظر انداز کیا گیا۔ دوسرے صنعتی ممالک مثلاً برطانیہ، امریکہ، فرانس وغیرہ میں شرح پیدائش اور شرح اموات میں توازن برقرار ہے۔

جرمنی کے سابق چانسلر Gerbard Schroeder نے گذشتہ سال سوال کیا کہ ہم نے گزشتہ چالیس سالوں میں اس مسئلے پر توجہ کیوں نہیں دی جبکہ اس عرصے میں ہم بچوں کی تعداد کے لحاظ سے ایک بڑے ملک سے ایسے ملک میں تبدیل ہوگئے ہیں جہاں بچے خال خال ملتے ہیں۔

مگر اب ایک دفعہ پھر اس طرف توجہ مبذول ہوئی ہے، جرمنی کے چانسلر Angela Merkels نے گذشتہ سال اس ضمن میں کچھ اقدامات کیے ہیں ان میں ماں بننے والی خواتین کو ایک سال کی تنخواہ کے ساتھ چھٹیاں اور مراعات شامل ہیں اس کے علاوہ کنڈر گارٹن کی فیسوں میں انتہائی کمی کی تجاویز بھی زیر غور ہیں۔ [D.Jan.22, 2006]